رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

ہر سوموار اور جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ [illegible]

فہرست مضامین

نمبر ۲۳ | مورخہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ محرم سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے کمر درد میں پہلے کی نسبت کمی ہے اسلئے نماز کے لئے حضور باہر تشریف لاتے ہیں۔ اور عصر کے بعد درس دینے کا بھی ارادہ فرماتے ہیں۔

قادیان کے قریب ہی ایک گاؤں سیکھواں ہے۔ جہاں ہندوؤں سے ۱۸ تاریخ مباحثہ قرار پایا تھا۔ ہمارے مبلغ برستی بارش میں وہاں پہنچ گئے۔ لیکن ہندوؤں کے مناظر نہ آئے۔ احمدی مبلغ دوسرے دن تک انتظار کرنے کے بعد واپس آ گئے۔

۲۲ تا ۲۵ ستمبر بٹالہ میں غیر احمدیوں کا جلسہ ہے۔ اس موقعہ پر مباحثہ کے لئے ان کی طرف سے چیلنج آیا ہے۔ جسے منظور کر لیا گیا ہے۔ اور انہیں حفظ امن کا انتظام اور شرائط مباحثہ کا فیصلہ کرنے کی دعوت دیگئی ہے۔

جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی اس تجویز پر کہ قادیان کے گرد و نواح

نظم

مؤمن کی غیرت مذہبی

مجھے خدا کی قسم ہے سُن لے مرے دلدار
کہ تم سے بڑھ کے نہیں ہے کسی سے میرا پیار
تمہیں تو ہو مرے غمخوار دلنواز حبیب
تمہیں تو ہو مرے دردِ جگر کے ایک طبیب
تمہیں تو ہو مرے ہمدرد۔ ہمدم و ہمراز
تمہیں تو ہو کہ ہے جس پر مجھے بڑا ہی ناز
تمہیں تو ہو مرے دل کا سرور اے پیارے
تمہیں تو ہو۔ مری آنکھوں کا نور اے پیارے
تمہیں وہ ہو کہ جدا جس سے ہو نہیں سکتا
تمہیں وہ لعل ہو جس کو میں کھو نہیں سکتا
دلِ حزیں کے لئے موجبِ تسلی ہو
شبِ ہموم میں اک نور کی تجلی ہو
تمہارے گیسوئے خمدار میں الجھ جانا
رہائی فکر مصائب سے ایک دم پانا
تمہارے حسن کے گلشن کی سیر کر لینا
ذرا سی دیر میں دامانِ شوق بھر لینا
تمہاری بات ہے قند و نبات میرے لئے
تمہاری صحبت خوش ہے نجات میرے لئے
غرض ادائیں تمہاری پسند ہیں ساری
کہ خوب جانتے ہو تم طریق دلداری

مگر یہ بات بھی سُن لو جو صاف کہتا ہوں
کہ میں دیارِ مسیح الزماں میں رہتا ہوں

اسی دیار کو جنت نشان کہتے ہیں
اسی نواح کو دارالامان کہتے ہیں

یہیں ہمارے امام اور پیر رہتے ہیں
غریب بیکسوں کے دستگیر رہتے ہیں

یہیں خدا اُتر آیا زمین پر گویا
اور اپنا عرش بچھایا زمین پر گویا

یہیں تو جمع ہوئی ہیں نبوتیں ساری
یہیں بٹی ہیں خلافت کی خلعتیں ساری

یہیں سے اتنے نشانات کا ظہور ہُوا
کہ ذرّے ذرّے میں پیدا ہزار طور ہُوا

یہیں سے چشمۂ توحید پھوٹ کر نکلا
یہیں سے دین کا خورشید مستتر نکلا

یہیں سے ملتا ہے آبِ حیات لوگوں کو
یہیں سے کرتے ہیں دُور اپنے اپنے روگوں کو

یہی مقام ہے جس کے لئے ہُوا ارشاد
کہ ہو ترقیٔ عالم کے واسطے بنیاد

یہی ہو قبلۂ مقصود کعبہ والوں کا
یہی ہو مرکزِ بہبود گورے کالوں کا

یہیں سے میں نے ہدایت عزیز من پائی
مری سعادتِ عظمیٰ جو کھینچ کر لائی

گناہ گار۔ خطاکار کو پناہ ملی
خدا کا شکر ہے بھولے ہوئے کو راہ ملی

جھلک دکھا کے ذرا سی جو شاد کام کیا
ادائے خاص سے اس بے نوا کو رام کیا

اگرچہ تم سے مجھے اُنس ہے۔ محبت ہے
مگر یہ دین کے مقابل میں بے حقیقت ہے

کبھی بھی وقت اگر آ گیا کبھی یا اب
کہ تمہیں ایک طرف تم ہو۔ اک طرف مذہب

تو دین کو میں مقدم کروں گا یاد رہے
اسی پہ زندہ رہوں گا۔ مروں گا یاد رہے

تمہاری کچھ بھی حقیقت نہیں سمجھنے کا
تعلقات کو میں منقطع ہی کر لوں گا

تمہاری قدر مرے دل میں کچھ نہیں ہو گی
نہ آستاں ہی ہو گا۔ نہ آستیں ہو گی

ہر ایک بد سے تمہیں بدترین میں جانونگا
خوشامدیں کرو صدہا۔ کبھی نہ مانوں گا

کہ احمدی ہوں مسیحِ محمدی کا غلام
ظہورِ دینِ محمدؐ کا خواستگار مدام

قصور وار ہوں اپنے عیوب سے محجوب
مگر یہ ناز کہ اکمل ہے وہ مرا محبوب

اکمل عفا اللہ عنہ
۱۲ر ستمبر ۲۲ء

اخبار احمدیہ

مولوی سیّد محمد احسن صاحب کے موجودہ خیالات

برادرم عبدالسمیع صاحب امروہی سے مولوی محمد احسن صاحب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور لکھتے ہیں:۔

"جناب مولوی صاحب سے گفتگو ہوئی۔ یہ تو فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ضرور ہیں۔ مگر آپ کو اسی نام سے پکارنا اور ایک ورد کر لینا فتنہ کا باعث ہے۔ کیونکہ حضور پر نور نے خود منع فرمایا ہے۔ باقی پہلے جو جناب کا ذکر آتا تھا ناراضی سے آتا تھا مگر قادیان کے جانے کے بعد سے بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور اقراری ہیں۔ کہ لاہور سے قادیان دین کا کام بہت ہو رہا ہے۔"

تبلیغی پروگرام ضلع گوجرات

چونکہ افسران اور احباب کو بعض اوقات ضرورت کے موقعہ پر خاکسار کا پتہ جلدی نہیں ملتا۔ اور ایسا ہی جن احباب کے پاس جانا ہوتا ہے۔ وہ بباعث لاعلمی پس و پیش ہو جاتے ہیں۔ جس سے طرفین کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا پروگرام ماہ اکتوبر ۱۹۲۲ء کا حسب ذیل درست شایع ہوتا ہے۔ قرب و جوار کے احباب اپنی اپنی انجمن سے یا قریب کی انجمن کلاں سے دریافت فرما لیویں۔ حتی الوسع پروگرام کی تعمیل انشاء اللہ ہوتی رہیگی۔

(نوٹ) جس انجمن کا نام نہ ہو۔ وہ قریب کی بڑی انجمن میں شامل سمجھے۔ یا ماہ نومبر کے پروگرام میں ہو گی۔

(۱) انجمن کھاریاں میں یکم اکتوبر ۱۹۲۲ء لغایت ۶ر اکتوبر
(۲) 〃 تہال 〃 ۷۔ اکتوبر 〃 〃 ۱۷ 〃
(۳) 〃 گوٹریالہ 〃 ۱۸ 〃 〃 ۲۲ 〃
(۴) 〃 فتح پور 〃 ۲۳ 〃 〃 ۲۷ 〃
(۵) 〃 شیخ پور 〃 ۲۸ 〃 〃 ۳۱ 〃

(نوٹ) تحصیل کھاریاں کے تمام گاؤں جنمیں احمدی ہیں خواہ ان میں انجمن قائم ہے یا نہ۔ انجمنہائے تہال و کھاریاں گوٹریالہ میں آ گئے ہیں۔ ان تینوں انجمنوں میں سے جس انجمن کے قریب جو گاؤں ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس سے ملحق سمجھے۔ اور اگر میری ضرورت سمجھے۔ تو اس انجمن سے میرے متعلق کہہ چھوڑے اور اپنی تبلیغی رپورٹ طیار رکھے۔ خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری

بنگہ میں احمدیہ جلسہ

جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل مصری اور مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل اور جناب مہاشہ فضل حسین صاحب مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۲۲ء کی شام کو پہونچے۔ اور مورخہ ۸ر ستمبر کو ۱۲ بجے سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری متعلم مدرسہ احمدیہ نے تردید تناسخ پر تقریر کی۔ ان کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب مولوی عالم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے اسلام اور دیگر مذاہب پر لیکچر دیا۔ ان کے بعد جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اسلام اور دیگر مذاہب پر ایک مبسوط تقریر فرمائی پھر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرے دن ۹ر ستمبر کو حسب شرائط آریہ سماج سے "ویدالہامی ہے" پر فاضل مصری نے سوا چار گھنٹے تک بہت کامیاب مباحثہ کیا۔ پبلک میں علاوہ گرد و نواح کے احمدیوں کے غیر احمدی و دیگر صاحبان بھی تھے۔ جن پر اچھا اثر ہوا۔ پھر تیسرے دن قرآن مجید کے الہامی ہونے پر مباحثہ معینہ وقت تک ہوا جسمیں فاضل احمدی مناظر نے آریہ کو دندان شکن جواب دیئے۔ جس کا بہت ہی عمدہ اثر ہوا۔ اور بعد میں میاں محمد بخش صاحب راجپوت ساکن نورہ تھانہ بنگہ نے بیعت کی ۔

خاکسار رحمت اللہ احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ۔

۱۳۴۰ھ اور مسلمان

اس پرچہ میں اور اس سے پہلے پرچہ میں جو دو مضمون ۱۳۴۰ھ کے متعلق مسلمانوں کو مخاطب کر کے شایع کئے گئے ہیں۔ ضرور ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۲ء

آنیوالا امام مہدی آچکا

اب انتظار کی کوئی ساعت باقی نہیں

جیسا کہ گذشتہ مضمون میں بتایا گیا ہے۔ مسلمانوں کو اپنی پرانی روایات اور موجودہ مصائب و آلام کے انتہاء تک پہنچ جانے کی وجہ سے پوری پوری امید تھی۔ کہ ۱۳۴۰ھ ہجری میں ضرور امام مہدی ظاہر ہو کر ان کی عبرتناک مشکلات کا خاتمہ کر دینگے۔ لیکن نہ ایسا ہونا تھا نہ ہوا۔ اب وہ لوگ جو مسلمانوں کو اپنی نفسانی اغراض کی وجہ سے امام مہدی کی آمد کے متعلق مغالطہ میں ڈالے ہوئے ہیں۔ اور اسی میں اپنا فائدہ سمجھتے ہیں۔ انتظار کی مدت کو اور آگے بڑھانے کی کوشش کرینگے۔ اور ایک اخبار میں تو ۱۳۴۰ھ کے آخر میں ہی دبے الفاظ میں اس کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔ چنانچہ لکھا تھا:-

"ممکن ہے کہ امام صاحب اس سال آجاویں لیکن ضروری نہیں کہ اسی سال ہی تشریف لادیں۔ اور اگر نہ آئیں تو آئندہ ہرگز نہ آئیں۔"

(اخبار اہلسنت امرتسر یکم جولائی ۱۹۲۲ء)

لیکن سمجھدار اور دوراندیش مسلمانوں سے ہم دریافت کرینگے۔ وہ کب تک امام مہدی کی آمد کا بے فائدہ اور بے نتیجہ انتظار کرتے رہیں گے۔ جب بار بار امام مہدی کے آنے کی اُمید ناامیدی میں بدل چکی ہے۔ اور آخر انتہائی حد جو مقرر کی گئی تھی۔ وہ بھی خالی گذر گئی ہے۔ تو کیا اب بھی وہ غیر معین حد تک انتظار کرتے رہینگے۔ اور اس بات پر قطعاً غور و فکر نہ کرینگے۔ کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے آنے کی ضرورت تو اسوقت ہے۔ جبکہ مسلمانوں کی مشکلات اور مصائب انتہاء کو پہنچ چکی ہیں۔ اگر اب بھی وہ نہیں آتے۔ تو کیا پھر اُس وقت آئیں گے۔ جب مسلمان بالکل تباہ و برباد ہو جائینگے اور اسلام دُنیا سے بالکل مٹ جائیگا۔ مسلمانوں کو غور و فکر اور فہم و تدبر کے ساتھ اپنی حالت پر نظر ڈال کر دیکھنا چاہیے کہ کیا وہ اسلام سے بے بہرہ نہیں ہو گئے۔ دین کے اوامر و نواہی کو فراموش نہیں کر چکے۔ سر سے لیکر پیر تک بدعملیوں اور بدکاریوں میں غرق نہیں ہو چکے۔ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے۔ اور اس کے صحیح ہونے میں کسے شک ہو سکتا ہے۔ تو خدارا غور کریں۔ کہ اگر کسی امام مہدی نے اسی رنگ میں آنا ہوتا۔ جس رنگ میں وہ سمجھے ہوئے ہیں تو وہ کیوں ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ اور کیوں ان کا ظہور نہیں ہوا۔ جبکہ ان کی آمد کا وقت بھی ختم ہو چکا ہے۔ پھر جب یہ دیکھا جائے۔ کہ دنیا کی کونسی آفت ہے۔ جس کا شکار مسلمان نہیں ہوئے۔ اور کونسی مصیبت ہے۔ جو مسلمانوں کو پامال نہیں کر رہی۔ عزتیں ان کی نہ رہیں۔ جائدادیں ان کی لُٹ گئیں۔ حکومتیں ان کی چھن گئیں۔ جانیں ان کی تباہ ہو گئیں۔ تو حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کی عقل اور سمجھ پر۔ جو امام مہدی کے انتظار کی مدت کو اور آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور افسوس آتا ہے۔ ان لوگوں کی حالت پر جو انتظار کی اور زحمت برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ حالانکہ انہیں خود اعتراف ہے۔ اور ۱۳۴۰ھ کے ناکام خاتمہ نے اچھی طرح اعتراف کرا دیا ہے۔ کہ ان کی تباہی اور بربادی میں کوئی کسر نہیں رہ گئی۔ اور وہ بالکل مکمل ہو چکی ہے۔ چنانچہ معاصر "ہمدم" روزانہ اسلامی سال نو کے آغاز پر افتتاحیہ شائع کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"یوں تو مسلمانوں کی شامت اعمال نے ایک عرصہ سے ساحت زمین کو ان پر تنگ کر رکھا ہے۔ اور ان کے عروج و اقبال کی نشانیاں ایک ایک کر کے ان سے رخصت ہو رہی ہیں۔ مگر جو حالت دنیائے اسلام کی اسوقت ۱۳۴۱ھ کے آغاز پر نظر آتی ہے۔ اسکی تاریخ اسلام کے گذشتہ ادوار میں مشکل کوئی نظیر مل سکتی ہے۔ گذشتہ سالوں میں دنیا کی سب سے بڑی مسلمان سلطنت (ٹرکی) کا شیرازہ استحکام منتشر ہو چکا ہے۔ اور جو لوگ سرچشمہ اسلام کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ انھوں نے اغراض دنیوی کی حرص میں اغیار کی سرپرستی اپنے لئے قبول کر کے ان کے ناپاک اثرات کو اماکن مقدسہ کے گرد و نواح میں پھیلا دیا ہے۔ جزیرۃ العرب جس کو غیر مسلموں کی مداخلت سے محفوظ رکھنے کا اہم فرض اہل اسلام پر عائد کیا گیا ہے۔ اس کے بعض اہم اجزاء اغیار کے قبضہ و تصرف میں چلے گئے ہیں۔ اور مستقر خلافت پر بھی تین سال سے انھوں نے اپنا قبضہ قائم کر رکھا ہے۔ مستقر خلافت کے لئے ہر وقت ایک شدید خطرہ درپیش ہے۔ جس نے مسلمانوں کا خواب و خور بالکل حرام کر رکھا ہے۔ علاوہ ازیں ٹرکی کے مشہور عالم مدبروں اور فوجی افسروں میں سے طلعت پاشا اور بعد ازیں جمال پاشا برلن و طفلس میں دشمنوں کے بزدلانہ حملوں کے شکار ہوئے ہیں .... اقصائے مغرب میں ہسپانی ایک ٹڈی فوج کے ساتھ قبائل ریف (مراکش) سے برسرپیکار ہیں۔ اور ایشیائے کوچک و تھریس میں یونانی وہاں کی اسلامی آبادی پر شدید مظالم برپا کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے بڑے بڑے رہنمایان قوم علمائے کرام اپنی مذہبی و قومی خدمت کے باعث قید فرنگ کی سختیاں جھیل رہے ہیں۔ اور دیگر قومی کارکنان برابر گرفتار ہو رہے ہیں۔ اہل مصر بھی حصول آزادی کی جد و جہد میں طرح طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں۔ اس طرح جس طرف نظر ڈالیئے۔ منظر تاریک و خوفناک ہے۔"

ان الفاظ میں مختصراً ساری اسلامی دنیا کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ہر جگہ مسلمان مصائب اور مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کسی جگہ انہیں امن و چین نہیں۔ غرض جب مذہبی حالت ان کی خراب۔ اخلاقی حالت ان کی زبون۔ دنیاوی امور میں یہ سب سے درماندہ۔ وہ کونسا عیب ہے جو ان میں نہیں۔ اور وہ کونسی خوبی ہے۔ جس سے یہ بے نصیب نہیں۔ ہر ایک دشمن کے دانت ان پر ہیں۔ اور ہر ایک بلا کا یہ مورد ہیں۔ ہر ایک تباہی انہی کو انتخاب کرتی ہے۔ تو کیوں؟ نہ ان کے امام الزمان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور نہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اُترتے ہیں۔ مدتیں گذر گئیں۔ زمانے ختم ہو گئے۔ آنکھیں آسمان کی طرف دیکھتے دیکھتے پتھرا گئیں۔ غاروں کی گہرائیوں میں گڑ گئیں۔ لیکن نہ ان کے مسیح کا نشان ہے۔ اور نہ مہدی کا پتہ۔ مسلمانوں کی اُمید کا آخری سہارا یعنی ۱۳۴۰ھ بھی پہلے سنین کی طرح ختم ہو گیا اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ اور کف افسوس ملنے لگ گئے۔

سنہ ۱۳۴۰ھ کے بھی خالی گذر جانے پر مسلمانوں کی جو حالت ہوئی ہے۔ اس کا کسی قدر نقشہ آگرہ اخبار (۷ ستمبر ۱۹۲۲ء) نے کھینچا ہے جو یہ ہے:۔

"ذی الحجہ کی آخری رات سنہ ۱۳۴۰ھ کی انتہا تھی۔ اور محرم الحرام کی پہلی صبح سنہ ۱۳۴۱ھ کی ابتدا۔ سنہ ۱۳۴۱ھ کی ابتدا میں مسلمانوں کو بالخصوص امید تھی کہ یہ سال نہایت مبارک و فرخ و بہجت افروز گذریگا۔ مگر افسوس ہے کہ کسی اعتبار سے سال گذشتہ قابل اطمینان نہ ہو سکا۔ سنا تھا۔ اور کہنے والے یقین و اعتقاد کے ساتھ کہتے تھے کہ سنہ ۱۳۴۰ھ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہے مگر وہ سال ختم ہوا۔ اور کسی گوشۂ دنیا سے ظہور امام علیہ السلام کی کوئی خبر ہنوز موصول نہیں ہوئی۔ قدرت اپنی ناقابل شکست خاموشی کے ساتھ اہل دنیا کی صبر آزمائی پر برابر تلی ہوئی ہے ادبار اور نکبت۔ بے امنی و بغاوت۔ گرانی و مصیبت بیکاری و فلاکت۔ ذلت و اذیت بدستور دنیا میں اپنا دور دورہ دکھا رہی ہے۔ اور گو مذہبیات کی طرف سے لوگوں میں بددلی پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن قدرت اصلاح کائنات نہیں کرتی سال گذشتہ کے جس پہلو پر تنقید کیجئے۔ بے اطمینانی و فکرمندی کی شکایت ضرور کرنی پڑیگی۔ نجومیوں نے زائچے کھینچے۔ رمالوں نے قرعے پھینکے۔ جفاروں نے تصفیہ و تکسیر میں دماغ کاوی کی۔ اور امیدیں لگائیں کہ سنہ ۱۳۴۰ ہجری مسلمانوں کے لئے نہایت مبارک سال ہو گا۔ مگر ع

راست بھی آتی ہیں ان خوابوں کی تعبیریں کہیں"

امام مہدی کے آنے کا انتظار کرنے والوں کی حالت ابھی ناکامی پر اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہو۔ تو کوئی عجب نہیں۔ لیکن کیا اب بھی مسلمان بیدار ہونگے یا نہیں؟ اور غفلت سے چونکیں گے یا نہیں۔ کاش! وہ دیکھیں کہ آنیوالے کا انتظار سنہ ۱۳۴۰ھ میں ختم ہوتا ہے۔ اس سے بہت پہلے آچکا وہ آسمان سے آیا۔ اور غاروں سے نکلا ہے۔ لیکن لوگوں کے سمجھے ہوئے آسمان اور خیال کئے ہوئے غاروں سے نہیں۔ وہ خدا کی طرف سے آیا اسلئے ہم کہتے ہیں کہ وہ آسمان سے آیا۔ وہ ایک تباہ شدہ اُمت میں سے بلند کیا گیا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ وہ غار سے نکلا۔ بس آنکھیں کھولو۔ اور پرانے نوشتوں کو دیکھو۔ قرآن اس کی گواہی دیتا ہے۔ احادیث اس کی مؤید ہیں۔ اور بزرگوں کے نوشتے اسکی صداقت پر شاہد ہیں۔ آسمان اس کی شہادت کے لئے نعرہ زن ہے اور زمین اس کی تائید کے لئے بے قرار ہے۔ دنیا کے انقلاب قوموں کی قوموں پر چڑھائیاں۔ علوم کا ظہور اور دفائن ارضی کا نکلنا۔ تغیرات سماوی۔ حالات ارضی۔ سب کے سب اس کی صداقت کے گواہ ہیں۔ ہاں اسی کے گواہ ہیں جس نے کدعۃ المبارکہ سے حق کی آواز بلند کی۔ اور جس نے فرمایا:۔

ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بیفروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ[1] بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

پھر فرماتے ہیں:۔

اے دوستو! جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
اس کی قسم کہ جس نے یہ سورۃ اتاری ہے
اس پاک دل پہ جس کی یہ صورت پیاری ہے
یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدق دعویٰ پہ مہر الٰہ ہے
میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہد رب جلیل ہے

پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

اب مسلمانوں کے لئے اس موعود نام سے کوئی نہیں آئیگا۔ جو اس کا انکار کرینگے انہیں اطلاع ہو۔ کہ وہ اسی طرح رہینگے۔ جس طرح آج تک یہود بے بہبود آسمان کو تکتے گریبان چاک کرتے اور چیخوں سے زمین و آسمان سر پر اٹھاتے ہیں۔ پس خدا کے مسیح اور اس کے مہدی کو مان لو۔ اگر چاہتے ہو کہ دنیا میں سربلند ہو۔ ورنہ یاد رکھو کہ جو اس کو نہیں مانیگا وہ کاٹا جائیگا۔ خواہ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔

کیا نامعقولیت کو نامعقولیت کہا جائے

"آریہ مسافر" دہلی نے پیدا ہوتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت کے خلاف ایسی بدتہذیبی کا ثبوت دیا۔ جو آریوں کا ہی حصہ ہے لیکن کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ خود آریہ اتنا بھی تو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ہم اُسے بدتہذیبی اور نامعقولیت کہیں۔ چنانچہ ہم نے "آریہ مسافر" کے متعلق ۴ر ستمبر کے پرچہ میں جو ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا۔ اس کے حسب ذیل فقرات پر "پرکاش" (۱۰ ستمبر ۱۹۲۲ء) نے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے کہ:۔

"نہ انہیں کوئی معقولیت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ وصف بانی آریہ سماج سے ہی آریوں کے حصہ میں نہیں آیا۔ علاوہ ازیں بانی آریہ سماج کے اسلام کے خلاف لغو اعتراضات کا انجام پنڈت لیکھرام کی بیہودہ سرائیوں کا نتیجہ اور آریہ مشن آگرہ کی اسلام کے خلاف کوششوں کا اثر جو کچھ ہوا ہے۔ وہ آریوں کے لئے کافی عبرت آمیز ہے۔"

ان الفاظ میں ہم نے ان لوگوں کے اسلام کے خلاف بیہودہ اعتراضات کی لغویت کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جن کی پیروی اس نئے "گمراہ مسافر" نے اختیار کی۔ مگر اسے "پرکاش" ہماری بدتہذیبی اور گند پھینکنا قرار دیتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر بدتہذیبی کو بدتہذیبی کہنا گند پھینکنا ہے تو بدتہذیبی کرنیوالے کو آریہ صاحبان کیا خطاب دیتے ہیں۔ اس کے لئے جو خطاب تجویز کیا جائے۔ اس کے سب سے زیادہ مستحق بانی آریہ سماج ہوں گے۔ جن کی مایہ ناز کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے ان ابواب کے متعلق جن میں اسلام اور دیگر مذاہب پر گندے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ خود آریوں میں بھی تحریک ہو رہی ہے کہ حذف کر دئے جائیں۔ اور پھر وہ لوگ جو اپنے "سوامی" کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔

رہا "پرکاش" کا یہ مشورہ کہ "الفضل کے ایڈیٹر کے لئے یہ زیادہ مناسب ہوتا کہ وہ پہلے مولانا محمد علی صاحب ایم اے کے ساتھ مجازی یا بروزی نبی کے مسئلہ پر بحث کر لیتا اور پھر آریہ صاحبان کے منہ لگتا"۔ لیکن کیا آریہ صاحبوں نے سناتنیوں سے یا آریوں کی کالج پارٹی نے گوروکل پارٹی سے اختلافی امور کے متعلق فیصلہ کر لیا ہے کہ اسلام کے خلاف بیہودہ سرائی کرتے رہتے ہیں اگر نہیں تو "پرکاش" کو پہلے یہ مشورہ آریوں کو دینا چاہیئے اور پھر ہمارے منہ لگنا چاہیئے۔

---

[1] بہ تغیر الفاظ اب قرون کہا جا سکتا ہے [2] چالیس سال اب تو صدی سے گذر گئے۔ (الفضل)

خطبۂ نکاح

زمانہ ماضی حال مستقبل سے نکاح کا تعلق

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

(۲۹ر جولائی سنہ۲۲ء)

مسنون خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔

تین زمانے

ہر ایک امر جو دنیا میں ہوتا ہے۔ اسکا تین زمانوں سے تعلق ہوتا ہے۔ اول ماضی سے۔ دوم حال سے۔ سوم استقبال سے۔ جو کام بھی ہوگا۔ وہ کسی پچھلے کام کا نتیجہ ہوگا۔ اور اب بھی اس کا کچھ اثر ہوگا۔ اور آئیندہ بھی اس کا نتیجہ ملیگا۔ تمام کاموں میں سے زیادہ اہم نکاح کا معاملہ ہے جسکا تینوں زمانوں سے تعلق ہے۔ اس لئے کہ اس میں تینوں زمانوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ماضی کی طرف تو اس آیت میں توجہ دلائی کہ۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا۔ یہ ماضی بھی اتنا لمبا۔ کہ فرمایا آدم کے وقت سے نظر ڈالو۔ اور اس وقت سے غور کرتے کرتے اپنے زمانہ تک پہنچو۔ اس کے بعد حال کی طرف اس آیت میں توجہ دلائی۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (۳۳-۷۰) تمہارا حال یہ ہو کہ تم قول سدید کہو۔ پھر استقبال کی طرف اس آیت میں توجہ دلائی۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۵۹-۱۹) خطبہ نکاح میں یہ تین آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور تینوں آیتوں کا تینوں زمانوں سے تعلق ہے۔ ایک میں بتایا کہ تمہاری ابتدا کس طرح ہوئی۔ اور دنیا کس طرح چلی۔ اور اس کے آگے کیا نتائج پیدا ہوئے۔ اور ان سے کیسے دکھ سکھ پیدا ہوئے۔ پہلوں پر نظر کرو۔ کس طرح ایک جوڑے سے ہزاروں آدمی پیدا ہوئے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مصائب اور مشکلات ہوتی ہیں۔ مگر ان سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

نکاح کا اثر انسانی تمدن پر

اس بات سے نکاح کی ضرورت معلوم ہوئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض نکاح اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ ان کی نسل سے دنیا پُر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ نفس واحدہ سے اس قدر دنیا میں آدمی پھیل گئے۔ پچھلے زمانے پر غور کرنے سے تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپس کے تعلقات ترقیات میں ممد ہوتے ہیں۔ ہم نہ ہوتے۔ اگر رشتہ داریاں نہ ہوتیں۔ انسان بیمار ہوتا ہے۔ بیوی سردی گرمی کا خیال رکھتی ہے۔ اور اس کے موافق لباس وغیرہ کا انتظام کرتی اور مناسب وقت پر غذا اور دوائی دیتی ہے۔ اگر بیویاں نہ ہوں تو کئی انسان بیماری کی حالت میں گرمی یا سردی سے مرجائیں۔ اور ان کو کوئی پانی دینے والا نہ ہو۔ پھر بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ماں باپ نہ ہوں تو وہ چلاتے چلاتے مرجائیں۔ پھر کہیں بہن بھائی اور دوست ہوتے ہیں۔ جو بیماری میں انسان کے کام آتے ہیں۔ اور دوست بھی قرابت داری میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر یہ تعلقات نہ ہوتے تو انسان کا کیا انجام ہوتا۔ کئی لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے پاس کھانے کے لئے ایک دانہ نہیں ہوتا۔ مگر ان کے رشتہ دار ان کی مدد کرتے ہیں۔ بس ہزاروں خاندان ہیں۔ جو قرابت کی مدد سے بچے ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ موجودہ دنیا رشتہ داری کا نتیجہ ہے۔

ہم نے دوسروں کے کام سے فائدہ اٹھایا دوسرے ہمارے کام سے اٹھائینگے

پہلوں نے درخت لگائے۔ ہم اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ اور ہم درخت لگائینگے اس سے آئیندہ نسلیں پھل کھائینگی۔

مشہور ہے۔ کہ ایک بوڑھا زمیندار ایک درخت لگا رہا تھا بادشاہ پاس سے گذرا۔ اور اس سے پوچھا کہ تم یہ درخت کیوں لگاتے ہو۔ تمہیں اس سے کیا فائدہ یہ تو دیر میں پھل دیگا۔ اور اس وقت تم نہ ہوگے۔ زمیندار نے کہا بادشاہ سلامت پہلوں نے درخت لگائے۔ ان کے پھل ہم کھا رہے ہیں۔ ہم لگائینگے۔ ان کے پھل ہماری آئیندہ نسلیں کھائینگی۔ اس پر بادشاہ نے زہ کہا جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ اسے یہ بات پسند آئی ہے۔ اور اس پر انعام دیا جائے۔ خزانچی نے چار ہزار درہم کی تھیلی انعام دی۔ زمیندار نے کہا۔ بادشاہ سلامت دیکھئے میں ابھی درخت لگا ہی رہا ہوں۔ کہ اس نے مجھے پھل دیدیا۔ بادشاہ نے پھر زہ کہا۔ اور خزانچی نے چار ہزار درہم اور دلا دئیے پھر اسنے کہا۔ بادشاہ سلامت۔ لوگوں کے درخت تو سال میں ایک بار پھل دیتے ہیں۔ مگر میرے درخت نے تھوڑی دیر میں دو دفعہ پھل دے دیئے۔ بادشاہ نے اسپر بھی انعام دیا۔ اور کہا یہاں سے چلو۔ یہ بڈھا تو ہم کو لوٹ لیگا۔

بات یہ ہے کہ ہمیں جن چیزوں سے آرام پہنچ رہا ہے ان کے متعلق پہلوں نے تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ لاکھوں موجد ہیں جو بڑی محنت سے ایک ایجاد کرتے ہیں۔ مگر دوسرے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ موجد یورپ اور امریکہ ہی کے لوگ نہیں ہیں ہزاروں لوگ ہیں جو ہر وقت ایجادوں میں مصروف ہیں۔ مگر لوگ ان کا نام بھی نہیں جانتے۔

یہ ایک نکتہ ہے کہ پچھلوں کی قربانی سے ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ آئیندہ نسل کے آرام کا خیال رکھے۔ ورنہ گذشتہ زمانے کے لوگوں سے نمک حرامی ہوگی اگر ہم اپنے ہی نفس کے سکھ کا خیال رکھیں۔ اور آئندہ نسلوں کے فائدے کو نظر انداز کردیں۔

قول سدید

اس سے نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ان کو حال کی بھی فکر چاہئے۔ اور وہ یہ کہ قولوا قولاً سدیدا پر عمل کیا جائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قول سدید اختیار کرو۔ یعنی تمہارے اقوال و اعمال میں صداقت ہو۔ ان میں ٹیڑھاپن نہ ہو۔ تمہاری حالت قولی اور عملی میں کجی نہ ہو بلکہ صداقت سے پر ہو۔ ایسا قول نہ ہو جس میں خرابیاں ہوں بلکہ ایسا ہو جو خرابیوں سے پاک ہو۔ قول کے معنے عمل کے بھی ہیں۔ مثلاً احادیث میں نبی کریم کے غسل کے ذکر میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قال بیدہ یعنی اپنے ہاتھ سے کہا۔ اور ہاتھ سے کہنے کے یہ معنے ہیں کہ آپ نے ہاتھ سے پانی ڈالا۔ تو عربی زبان کے مطابق قولوا قولاً سدیداً کے یہ معنے بھی ہوئے کہ اعملوا عملاً سدیداً اور قول بھی بیان کیا چونکہ ادنیٰ چیز ہے۔ اور لوگ عموماً اس کی پرواہ کم کرتے ہیں۔

اور یونہی بعض باتیں منہ سے نکال دیتے ہیں ۔جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں ۔اس لئے فرمایا کہ جب اپنے قول میں سداد پیدا کرو گے ۔تو عمل میں سداد خود بخود پیدا ہو جائیگا ۔دو حقیقت قول کا لفظ دل کے لئے بھی آتا ہے ۔کہ جو بات دل میں پیدا ہو۔ اسکو قول کہتے ہیں ۔ اس لئے اس کے معنے ہوئے کہ پہلے دل کی اصلاح کرو ۔

استقبال کی اصلاح

پھر اصلاح بھی کئی قسم کی ہوتی ہے ایک اصلاح تو ایک محدود وقت کے لئے ہوتی ہے ۔مگر فرماتا ہے کہ تم اس قسم کی اصلاح کرو کہ تمہارا اثر آگے تک پہنچے ۔تم پر ہی یہ معاملہ ختم نہ ہو جائے تم دوسروں کے لئے روک نہ ہو ۔بلکہ ایسے ہو کہ وہ آگے گذر جائیں ۔چنانچہ فرمایا ۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد اگلوں کے لئے راستہ صاف کرو ۔جس طرح کہ پہلوں نے تمہارے لئے راستہ صاف کیا اسی طرح تم اپنے حال سے فائدہ اٹھا کر ایسے کام کرو کہ آئندہ آنیوالوں کے لئے راستہ صاف کیا جائے ۔

ان تین باتوں اور تین زمانوں سے سبق لو ۔نکاح کے متعلق یہ تینوں باتیں اہم ہیں ۔ اگر لڑکی یا لڑکے والے فتنہ کریں ۔تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہو سکتا ۔لڑکے والوں کی کوشش ہوتی ہے کہ لڑکی اپنے رشتہ داروں سے نہ ملے اور لڑکی والے لڑکے کو اس کے ماں باپ سے چھوڑانے کی فکر میں ہوتے ہیں ۔حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہوتی ہے کہ اگر ان کے پہلے بھی اسی طرح کرتے اور لڑکی اور لڑکے کے متعلق ہر روز فتنے کھڑے رہتے تو یہ کس طرح پیدا ہو جاتے ۔پس جب پچھلوں کے تعلقات کا نتیجہ ہم ہیں تو ہم کیوں وہ کام کریں ۔جو آئندہ آنے والوں کیلئے مشکلات کا باعث ہو ۔اگر تم اپنے تعلقات کو پاک اور فتنوں سے دور رکھو تو آئندہ نسلوں کے لئے عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں ۔شادی کی غرض اچھی اولاد پیدا کرنا ہے ۔اور یہ اچھے تعلقات ہی کے باعث اچھی ہو سکتی ہے ۔یورپ کے لوگ شادی کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اولاد پیدا نہ ہو مگر وہ نہیں سوچتے کہ اگر ان کے والدین بھی اسی خیال کے ہوتے تو وہ کس طرح پیدا ہو جاتے ۔پس اس سلسلہ کو آگے چلاؤ اور اپنے وجود سے اس میں رکاوٹ کا باعث نہ ہو ۔

احمدی مستورات

نظام دنیا ۔اور قوموں کے مد و جزر پر نگاہ ڈالنے والے اس امر سے بے خبر نہیں ہیں ۔کہ عورتیں ہی وہ عنصر ہیں اور انہی کی گود وہ گہوارہ ہے ۔جس میں قومیں پل کر دنیا کی سٹیج پر کارہائے نمایاں کرتی ہیں ۔اور انہی کے بگاڑ سے قومیں بلندی سے پستی کو مراجعت کرتی رہی ہیں ۔قوموں کی فلاح اور بہبودی کا راز ایک حد تک انہی حیا اور عصمت کی مجسمہ دیویوں سے وابستہ ہے ۔بلکہ سچ تو یہ ہے ۔کہ دنیا کے ہر میدان کے شہسوار انہیں کے دست شفقت کے پروردہ ہیں ۔یہی وہ ہیں ۔جن سے دنیا کے تمام انبیاء پیدا ہوئے ۔اور ایسے ایسے انسان انہیں کے آوردہ ہیں ۔جنہوں نے اہل دنیا کو ضلالت کے گڑھوں سے نکال کر منزل جاناں تک پہنچایا ۔اور قوموں کے ہادی کہلائے ۔ہاں یہی وہ مائیں ہیں جن کے تابندہ گوہر حضرت ابراہیمؑ و حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان انسان ہیں ۔جنہوں نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو معبود حقیقی سے ملایا ۔

لیکن افسوس یہی وہ گروہ ہے جس کی طرف بہت ہی کم توجہ کی گئی ہے ۔اور ہمیشہ قوموں نے ان کے احسانات کو فراموش کرتے ہوئے ان کی شفقت کو کمزوری پر محمول کیا ۔اور ان کے جائز حقوق کی نگہداشت نہ کی ۔اسی لئے جب کبھی بھی کوئی ہادی دنیا میں آیا ۔اس نے ان کے حقوق کو محفوظ کیا ۔اور از سر نو گویا قوم میں حقوق نسوان کی یاد تازہ کی رسول اللہ صلعم سے پہلے کا زمانہ دنیا کو نہیں بھولا ہوگا پھر ادھر حضرت مسیح موعود کے زمانے کی مثالیں بھی کچھ کم نہیں ۔کیونکہ مسلمان کہلانے والوں نے جہاں دیگر احکام اسلام کو خیرباد کہدیا تھا ۔وہاں مستورات کو بھی کوئی حق دینے کو تیار نہ تھے ۔اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے مستورات کے حقوق کو قائم کیا ۔چنانچہ فرمایا ۔

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی ۔ مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا ہے ۔ ولھن مثل الذی علیھن کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں ۔بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے ۔کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح سمجھتے ہیں ۔اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں ۔حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔اور پردہ کے حکم کو ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں ۔کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں ۔چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو ۔جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے ۔انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں ۔اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں ۔تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو ۔رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے ۔" البدر جلد ۲ نمبر ۱۸

پھر فرمایا ۔

" مرد اگر پارسا طبع نہ ہو ۔تو عورت کب صالح ہو سکتی ہے ۔ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالح بن سکتی ہے ۔قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دیجاوے تو اس کا اثر ہوتا ہے ۔عورت تو درکنار اور بھی کون ہے ۔جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے ۔اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھیگا ۔تو عورت ہر وقت کی اسپر گواہ ہے ۔ اگر وہ رشوت لیکر گھر آیا ہے تو اس کی عورت کہیگی ۔کہ جب خاوند لایا ہے تو میں کیوں حرام کہوں ۔غرضکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے ۔اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے ۔ ..... خدا نے مرد عورت دونوں کا ایک ہی وجود فرمایا ۔یہ مردوں کا ظلم ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو ایسا موقع دیتے ہیں ۔کہ وہ ان میں نقص پکڑیں ۔ورنہ ان کو چاہئے ۔کہ عورتوں کو ہرگز ایسا موقعہ نہ دیں ۔کہ وہ یہ کہہ سکیں ۔کہ تو فلاں بدی کرتا ہے ۔بلکہ عورت ٹکریں مار مار کر تھک جائے ۔اور کسی بدی کا پتہ اسے مل ہی نہ سکے ۔تو اس وقت اس کو دینداری کا خیال ہوتا ہے ۔اور وہ دین کو سمجھتی ہے ۔الخ البدر جلد ۲ نمبر ۹

میں احباب سے التجا کرتا ہوں کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کو عملی جامہ پہنا دیں۔ اور قوم کے اس حصے کو جس پر ہماری آنیوالی نسلوں کے اخلاق کا دارومدار ہے۔ بہترین بنانے کی کوشش کریں۔ احمدی جماعت کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اصلاح اول گھر سے شروع ہوتی ہے۔ اگر ہم نے دنیا بھی فتح کرلی۔ اور اپنی آئندہ نسل کا فکر نہ کیا۔ تو ہماری ساری کوششیں رائگاں جائینگی۔ پس چاہیئے کہ احمدی مستورات اپنے گھروں کی اصلاح کریں۔ اور مردوں کو بیرونی دنیا کی اصلاح کے لئے فارغ کردیں۔ اور خوب سمجھ لیں۔ کہ وہ بھی قوم کی فلاح اور بہبودی کی ویسی ہی ذمہ دار ہیں جیسا کہ مرد۔ اور ان کی فرائض فراموشی نہ صرف ان کو اللہ تعالیٰ کی جناب میں قابل گرفت بنائیگی۔ بلکہ آئندہ قوم کی خرابی و تباہی کا موجب ہوگی۔

احمدی مستورات کے لئے ذیل میں چند باتیں پیش کرتا ہوں ان پر عمل کرنے سے انشاء اللہ بہت اعلیٰ اور نیک نتائج نکلنے کی امید کی جاسکتی ہے:۔

اوّل:۔ یہ کہ خواتین احمدی اپنے آپ کو اسلامی احکام کی پوری پابند بنائیں۔ اور نماز و روزہ اور تلاوت قرآن ان کا سب سے اوّل کام ہو۔ اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ ان کے دیگر وقت کا شغل۔

دوم:۔ جو مستورات پڑھی لکھی ہیں۔ وہ اپنی ان پڑھی بہنوں کی مجالس میں بیٹھیں۔ اور قرآن مجید اور کتب مسیح موعود سنائیں۔ یا اپنے گھر کے لکھے پڑھے ممبروں کو سنانے کی ترغیب دیں۔

سوم:۔ جب مرد کسی اسلامی فرض میں کوتاہی کریں یا غافل ہوں۔ تو ان کو بیدار کریں۔ اور مردوں کو ان کی غفلت پر ٹوکیں۔ کیونکہ بسا اوقات انسان غفلت میں پڑ جاتا ہے۔ اور تب جاگتا ہے۔ جب کوئی جگانے والا ہوتا ہے۔ اور مردوں کی غفلت کے دور ہونے کے لئے پردرد دعائیں مانگیں۔

چہارم:۔ جب ان کے مرد تبلیغ دین پر گھروں سے باہر جاویں۔ تو ان کے پیچھے انکی کامیابی اور حفاظت کی دعائیں مانگیں۔

پنجم:۔ اپنی رفتار و چال بول سکون و حرکت میں شعار اسلامی اختیار کریں۔

خاکسار عبد الحکیم احمدی
سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

ایک وہابی مُلّاں کی دروغ بیانی

اہل حدیث ۸ ستمبر ۱۹۲۲ء میں ایک مضمون مرزا صاحب کا اشتہار آخری فیصلے والا کے عنوان سے نور محمد وہابی میانوی کی طرف سے شائع ہوا۔ چونکہ جھوٹ ان لوگوں کا شیوہ ہے اسلئے یہاں بھی اس نے اپنے دائمی پیشہ سے کام لیتے ہوئے دل کھولکر کذب بیانی سے کام لیا۔ وہ لکھتا ہے:۔ "موضع نروال میں وہابیوں کا جلسہ تھا۔ اور میری تقریر مرزا قادیانی کی صداقت پر تھی۔ جب جلسہ برخواست ہوا۔ تو ایک مرزائی صاحب آموجود ہوئے۔ اور انھوں نے حیات مسیح کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہا۔ لیکن مولوی محمد حسین نے نحوی قاعدہ سے جھٹ ان کا منہ بند کردیا" افسوس ان مُلّاؤں پر کہ خدا کا خوف ان کے دلوں سے اُٹھ گیا۔ اور جھوٹ کو تو یہ شیر مادر سمجھتے ہیں۔ ملاں جی کی غلط بیانی کی حقیقت یہ ہے:۔ کہ میں موضع مذکور میں اپنے کسی کام کے واسطے گیا۔ مسجد کے قریب سے میرا گذر ہوا۔ تو دیکھا کہ چند آدمی مسجد کے باہر چارپائیوں پر بیٹھے ہیں۔ جو دس سے کسی صورت میں زیادہ نہ تھے۔ جس کو ملاں جی اتنا بڑھاتے ہیں کہ انجمن اہل حدیث کا جلسہ تھا۔ اور لیکچرار تھے اور لیکچر گاہ تھی۔ خیر ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ان کے نزدیک دو چار آدمیوں کا بلکہ ایک جگہ بیٹھنا ہی جلسہ عظیم ہوتا ہوگا۔ ہاں صرف ان کے جھوٹ بولنے پر حیرانگی آتی ہے۔ میں بھی آدمیوں کو دیکھ کر وہاں بیٹھ گیا۔ اور وفات مسیح کے متعلق ملاں جی سے گفتگو شروع کی۔ اور فلما توفیتنی والی آیت سے مسیح کی وفات ثابت کی۔ تو ملاں جی نے جواب میں کہا۔ میں مانتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہونگے۔ اور توفی کے معنے موت کے ہیں۔ مگر وہ دوبارہ نازل ہونے کے بعد مرینگے۔ اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ سوال و جواب ہوگا۔ میں نے کہا اچھا قوم ان کو خدا اور خدا کا بیٹا کب کہیگی۔ اور اس آیت سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ تو ملاں جی نے کہا کہ ان کی وفات کے بعد۔ میں نے کہا۔ بس فیصلہ ہوگیا۔ بتلایئے اب ان کی قوم ان کو کیا کہتی ہے۔ اس پر ملاں جی کو سمجھ آگئی۔ اور گھبرا اُٹھے۔ اور کلپنتے کلپنتے ایسا جواب دیا۔ جو ابجد خوان بچے کی قابلیت سے زیادہ حیثیت نہ رکھتا تھا۔ کہنے لگے بے شک عیسائی مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں کہتے ہیں۔ ملاں جی کے اس جواب سے وہ لوگ جو عقل سلیم رکھتے تھے۔ جواب کی نامعقولیت کو خوب سمجھ گئے۔ لیکن پاس ہی دوسرے ملاں جی جھٹ بول اُٹھے۔ کہ جی ہم کو مسیح کی حیات و وفات سے کیا غرض ہے۔ اگر ہم ان کو فوت شدہ بھی مان لیں۔ تو کیا اس سے مرزا صاحب کی نبوت ثابت ہوجائیگی۔ ہم کو بتلاؤ کہ ثناء اللہ اور محمدی بیگم والی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ میں نے کہا کہ اب دوسری طرف مت جاؤ پہلے اس مسئلہ وفات پر بحث کرلو۔ مگر ملاں جی نہ مانے۔ اور یہی کہتے رہے کہ ہم نے مرزا صاحب کا سچ اور جھوٹ ثابت کرنا ہے۔ میں نے کہا اچھا اب تو شام ہوگئی ہے۔ میں انشاء اللہ صبح آٹھ بجے آپ کے پاس آجاؤں گا۔ انھوں نے منظور کیا اور میں چلا آیا۔ دوسرے روز جب میں حسب وعدہ موضع مذکور کی طرف آرہا تھا۔ تو راستے میں مجھے ایک آدمی ایک ٹیلے کے پاس جو موضع مذکور کے پاس ہی ہے۔ ملا۔ وہ کہنے لگا۔ کہ آپ کی کل والی باتوں سے مجھے یقین ہوگیا ہے کہ واقعی عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے اعلان کیا۔ تو آج ہی مجھ پر کفر کا فتویٰ لگ جائیگا۔ پھر میں وہاں سے نروال مذکور میں آیا۔ اور چودھری اختیار صاحب غیر احمدی برانچ پوسٹ ماسٹر راستہ میں ملے۔ جو نروال کے ہی رہنے والے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں حسب وعدہ آیا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ جی یہ ملاں تو مرغ کھانے اور پیسے بٹورنے کے لئے آئے ہیں۔ پھر میں ملاں جی کے پاس گیا۔ جو اسوقت مکان کی چھت سے سوتے ہوئے اٹھ رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر نیچے اُتر آئے۔ میں نے کہا کہ آپ اب مجھ سے ایک گھنٹہ تک ثناء اللہ اور محمدی بیگم والی پیشگوئی پر گفتگو کرلیں کیونکہ میں نے آج ضرور قادیان چلا جانا ہے۔ کیونکہ یکم اکتوبر ہمارے آقا پیارا و مرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قرآن کریم کا درس شروع فرمائینگے۔ لیکن ملاں جی اس طرف بالکل نہ آئے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ ثناء اللہ والی بات تو اظہر من الشمس ہے

کیونکہ وہ اپنی زبان اور قلم سے مسیلمہ کذاب کی مثال دے کر اب تک زندہ نمونہ موجود ہے۔ مگر میرے بار بار کے اصرار سے مُلاں جی نے اتنا کہا کہ اچھا ہم دس بجے گفتگو کرینگے۔ میں نے کہا کہ آپ اب فیصلہ کرلیں۔ میں دس بجے تک نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن مُلاں جی ایک ہی بات پر اڑے رہے۔ کہ میں دس بجے سے پہلے گفتگو نہیں کرونگا چونکہ میں نے گاڑی پر سوار ہونا تھا۔ مجبوراً واپس چلا آیا۔ یہ ہے اصل حقیقت جس کو میرا فرار قرار دیا گیا اِس سے ناظرین اندازہ لگالیں۔ کہ یہ لوگ کس قدر اللہ اور اس کے رسُول سے دور چلے گئے ہیں۔ میں یہاں کسی مدرسے کا طالب علم نہیں ہوں۔

مرزا مراد بیگ۔ موضع کھریالہ (گجرات) حال وارد قادیان

مَیں کِس طرح احمدی ہُوا

میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تین سال پڑھتا رہا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کے معتقدین کا سخت مخالف تھا۔ اس دوران میں میں امرتسر و لاہور کے اکثر مولویوں (مثلاً مولوی نور احمد صاحب فرید چوک امرتسر مولوی ثناء اللہ صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ مولوی احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور وغیرہم) کے پاس جایا کرتا۔ اور پوچھا کرتا کہ مرزا صاحب کا کس طرح رد کیا جاتا ہے۔ جس کا اول تو مجھے جواب ہی نہ دیا جاتا۔ اگر دیا بھی جاتا تو بہت بے ہودہ اور نہایت بیہودہ طریق سے۔ مثلاً:۔

ایک دفعہ میں اور مولوی محمد ابراہیم صاحب (نوان پنڈی) مولوی نور احمد صاحب امرتسری کے پاس گئے۔ مَیں نے آیت ولو تقول علینا بعض الاقاویل .... الخ پیش کی۔ اور استدلال کیا کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ اِس پر انھوں نے جواب تو کوئی نہ دیا۔ مولوی ابراہیم صاحب کے پیچھے پڑ گئے۔ کیونکہ ان کو علم ہو گیا تھا کہ یہ احمدی ہیں۔ کہنے لگے۔ کچھ پڑھے لکھے ہوئے ہو۔ جواب دیا۔ جی ہاں۔ انٹرنس میں ہوں۔ اور ایک سال ہوا جماعت احمدیہ کی پڑھا ہوا ہوں۔ چلّا کے بولے۔ "تجھے تو الف بے بھی نہیں پڑھنی آتی۔ بکواس کیوں کرتے ہو"۔ ایک چھوٹے لڑکے کو کہا۔ "جاؤ قاعدہ بغدادی لاؤ"۔ وہ دوڑ کر قاعدہ لے آیا۔ مولوی صاحب نے ابراہیم صاحب کے ہاتھ پر رکھا اور کہا۔ "پڑھو۔ دیکھیں تم کس طرح پڑھ سکتے ہو۔ شرم! شرم!! اگر حیا ہے تو چلو بھر پانی اور ڈوب مرو"۔ پھر کہا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ توبہ کرو۔ توبہ کرو"۔ اور مجبور کرتے کہ "ناک سے لکیریں نکالو اور کہو۔ کہ مَیں مرزا صاحب کی بیعت سے توبہ کرتا ہوں۔ نکالو نکالو نکالتے کیوں نہیں ہو"۔ اس طرح مولوی صاحب نے اپنی خوش اخلاقی اور علمیت کا ثبوت دیا۔

پھر ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں گئے اور وہی آیت پیش کرکے عرض کی۔ کہ مفتری تئیس سال کے اندر اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کس طرح جھوٹے ہوئے۔ جواب ملا۔ کہ مرزا صاحب نے پندرہ سال افترا کیا ہے۔ کیونکہ ۱۸۹۲ء میں انہوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ اور ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے۔ (ناظرین غور کریں) گویا مولوی صاحب نے مفتری کے معنی "جھوٹا مدعی نبوت" کئے ہیں۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے۔ کہ جو شخص کسی بات کے متعلق کہے۔ کہ یہ مجھے اللہ نے بتلائی ہے۔ حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو۔ تو وہ شخص مفتری ہے۔ مگر مولوی صاحب نے صریح قرآن شریف کے خلاف معنے کئے۔

اس کے بعد ہم نے مولوی احمد علی صاحب لاہوری سے ملاقات کی۔ اور صداقت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر ایک دو سوال کئے۔ مگر انھوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور کہدیا کہ ہمیں مرزا صاحب کے متعلق علم نہیں ہے۔ کیا عجیب بات ہے۔ ایک طرف تو غیر احمدی مولوی کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت اسلام میں ایک خطرناک فتنہ ہے۔ اور دوسری طرف علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے متعلق ہمیں علم نہیں ہے۔ سچ پوچھو تو ان علماء متذکرہ بالا کی ملاقات ہی میرے لئے اصل ہدایت کا باعث ہوئی۔ اور میں نے بھی مرسل (حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخر الزمان) کو قبول کر لیا۔ الحمد للہ۔ میں ان علماء کا مشکور رہوں کہ ان کی وجہ سے میرے اندر سوچ کا مادہ پیدا ہو گیا تھا اور غور کرنے پر مجھ پر حق معلوم ہو گیا۔ دوستوں سے بھی درخواست ہے کہ اپنی عقل سے کام لیویں۔ اور ہر بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی بُری بات ہو۔ تو ترک کردیویں۔ اور اگر دل تسلیم کرلے کہ یہ بات سچی ہے تو پھر قبول کرنے میں دیر نہ کریں۔ یہ دانائی نہیں ہے۔ کہ کسی کی طرف دیکھا ہی نہ جاوے۔ جیسا کہ غیر احمدی مولوی تعلیم دیتے ہیں کہ احمدیوں کی کتابیں ہرگز نہ پڑھو۔ دیکھو نہیں۔ اگر مسجدوں میں آویں۔ تو مار مار کے نکال دو۔

دوسری وجہ میرے احمدی ہونے کی یہ بھی ہے کہ:۔ مرزا صاحب کی تعلیم کی طرف دیکھو۔ کہ کس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چلتے ہیں۔ ایک لفظ تک بھی حقیقی اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کے دشمنوں عیسائی۔ آریہ اور غیر احمدیوں وغیرہم کے خوب دانت کھٹے کئے ہیں۔ اور یہی نہیں۔ بلکہ ان کوششوں میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مثلاً غیر احمدیوں میں سے۔ عیسائیوں میں سے۔ آریوں میں سے۔ اور اور مذاہب میں سے بہتوں کو حقیقی اسلام پر لایا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کیا غیر احمدیوں نے بھی ایسی کامیابی حاصل کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو دن بدن تنزل پر ہیں۔ اور جماعت احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی پر ہے۔

خاکسار بندہ شیخ محمد عبد اللہ ساکن دلیل پور (گورداسپور) متعلم جے۔ اے وی کلاس اسلامیہ کالج لاہور

فہرست چندہ رسالہ "مسلم سن رائز" امریکہ۔

۱۳ ۱/۲۱ - ملک صاحب خان صاحب نون صہ
۱۴ ۲/۲۱ - جماعت گورداسپور صہ
" محمد نواز خان صاحب سرادگہ صہ
۱۶ ۱/۲۱ - ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ماڑی انڈس صہ
۱۹ ۱/۲۱ - خدا بخش صاحب اوجھ صہ
" سید عظیم الدین صاحب عثمان آباد صہ
" جہلم ۳۰ر - منگہ عا ر

۲۱ ۱/۲۱ - اقبال محمد خانصاحب الکاب صہ
" بی رانچ صاحب جانگبی ہگو عہ ر
۲۲ ۱/۲۱ - سکرٹری شرقپور بمبئی ر
۲۵ ۱/۲۱ - سکرٹری لائلپور عہ ر
" سکرٹری پیرپکشا دیہ
" عبد اللہ خان صاحب افریقہ ر
۳۰ ۱/۲۱ - سکرٹری کاٹھ گڑھ صہ ر

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

فہرست نو مبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۲۲ء سے شروع ہوتا ہے

ماہ جون ۲۲ء

۷۳۶۔ حسین بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۳۷۔ عبداللطیف صاحب ضلع گوجرانوالہ
۷۳۸۔ سرفراز خاں صاحب ضلع منٹگمری
۷۳۹۔ رشیم بی بی صاحبہ ” سرگودہا
۷۴۰۔ رسول بی بی صاحبہ ” ”
۷۴۱۔ سردار خاں صاحب گوجرانوالہ
۷۴۲۔ مولوی جلال الدین صاحب ”
۷۴۳۔ اللہ دین صاحب شیخوپورہ
۷۴۴۔ برکت صاحب
۷۴۵۔ مہر علی صاحب
۷۴۶۔ عائشہ صاحبہ
۷۴۷۔ فاطمہ صاحبہ
۷۴۸۔ اللہ دتا صاحب ضلع گجرات
۷۴۹۔ سید ہاردل شاہ صاحب راولپنڈی
۷۵۰۔ محمد موسیٰ صاحب جالندھر
۷۵۱۔ نظر الدین صاحب گجرات
۷۵۲۔ سکینہ صاحبہ کشتگ
۷۵۳۔ محمد الدین صاحب گوجرانوالہ
۷۵۴۔ خوشی محمد صاحب سیالکوٹ
۷۵۵۔ ظہور النساء صاحبہ فتح پور سرہند
۷۵۶۔ خاتون بی بی صاحبہ ”
۷۵۷۔ بابو عبدالعزیز صاحب ملتان
۷۵۸۔ ہاجراں بی بی صاحبہ جھنگ
۷۵۹۔ پوتا صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۶۰۔ حکیم شیخ سلطان احمد صاحب منٹگمری
۷۶۱۔ زینب بی بی صاحبہ ملتان

۷۵۲۔ داد بخش صاحب ضلع ملتان
۷۵۳۔ حاتم علی صاحب گجرات
۷۵۴۔ نور داد صاحب ”
۷۵۵۔ قدر داد صاحب ”
۷۵۶۔ محمد عظیم صاحب ”
۷۵۷۔ دین محمد صاحب لائل پور
۷۵۸۔ عبدالغنی صاحب بغداد ویسٹ
۷۵۹۔ رشیم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۷۶۰۔ محمد شفیع صاحب ”
۷۶۱۔ محمد شریف صاحب ”
۷۶۲۔ محمد صدیق صاحب ”
۷۶۳۔ حسین بی بی صاحبہ ”
۷۶۴۔ محمد صادق صاحب ”
۷۶۵۔ محمد اسحٰق صاحب ”
۷۶۶۔ چراغ دین صاحب ”
۷۶۷۔ بھاگن بی بی ”
۷۶۸۔ فقیر محمد صاحب ”
۷۶۹۔ ڈھونڈا صاحب ”
۷۷۰۔ صوفی محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن
۷۷۱۔ صوفی مبارک علی صاحب لاہور
۷۷۲۔ مستری برکت علی صاحب کوئٹہ
۷۷۳۔ فتح علی صاحب گجرات
۷۷۴۔ عبدالقادر صاحب کشمیر
۷۷۵۔ اہلیہ اول میاں عبدالقادر صاحب ”
۷۷۶۔ اہلیہ دوم ” ”
۷۷۷۔ فرزند ” ”
۷۷۸۔ فرزند ” ”

ماہ جولائی ۲۲ء

۷۷۹۔ نیاز علی صاحب گجرات
۷۸۰۔ فتح علی صاحب ”
۷۸۱۔ چراغ دین صاحب ”
۷۸۲۔ عائشہ بی بی صاحبہ شاہ پور
۷۸۳۔ گھسیٹا امرتسر
۷۸۴۔ مہتاب بی بی صاحبہ لائل پور
۷۸۵۔ فاطمہ بی بی صاحبہ ”
۷۸۶۔ چوہدری فتح محمد صاحب لاہور
۷۸۷۔ وزیر بیگ صاحب کشتگ
۷۸۸۔ گمانی شاہ صاحب ”
۷۸۹۔ پانچو خاں صاحب ”
۷۹۰۔ نتھو بیگ صاحب سیالکوٹ
۷۹۱۔ نبی بخش صاحب ”
۷۹۲۔ قاسم بی بی صاحبہ میانوالی
۷۹۳۔ غلام حسین صاحب ملتان
۷۹۴۔ ہمشیرہ صاحبہ بابو محمد عثمان صاحب پانی پت
۷۹۵۔ منشی فضل الرحمٰن صاحب پشاور
۷۹۶۔ اہلیہ صاحبہ جلال الدین خان صاحب جالندھر
۷۹۷۔ الٰہی بخش صاحب سرگودہ
۷۹۸۔ شیخ اسمٰعیل صاحب ”
۷۹۹۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب جالندھر
۸۰۰۔ قمر الدین صاحب جیون مینہ
۸۰۱۔ احمد بخش صاحب ملتان
۸۰۲۔ نواب خاں صاحب لائل پور
۸۰۳۔ نواب دین صاحب ”
۸۰۴۔ مولا بخش صاحب ”
۸۰۵۔ بھاگ شاہ صاحب ”
۸۰۶۔ محمد صادق صاحب ”
۸۰۷۔ خدا بخش صاحب سیالکوٹ
۸۰۸۔ حاکم ”

۸۰۹۔ اللہ بخش صاحب سرگودہا
۸۱۰۔ احمد الدین صاحب لاہور
۸۱۱۔ مسماۃ برکت بی بی صاحبہ جالندھر
۸۱۲۔ عبداللطیف صاحب ”
۸۱۳۔ عبدالجبار صاحب ”
۸۱۴۔ منظور علی خاں صاحب ہوشیارپور
۸۱۵۔ منشی نصیر الدین صاحب کراچی
۸۱۶۔ شیخ عبداللہ صاحب لدھیانہ
۸۱۷۔ شیخ غلام نبی صاحب ”
۸۱۸۔ میراں بخش صاحب سرگودہا
۸۱۹۔ غلام رسول صاحب لاہور
۸۲۰۔ شیخ عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ
۸۲۱۔ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالمجید صاحب گوجرانوالہ
۸۲۲۔ آغا عبدالرحمٰن صاحب پٹنہ
۸۲۳۔ عبداللہ خان صاحب گجرات
۸۲۴۔ اہلیہ غلام ڈار صاحب کشمیر
۸۲۵۔ دلاور ملک نمبردار صاحب ”
۸۲۶۔ محمد شریف صاحب سیلون
۸۲۷۔ ایم زین الدین صاحب ”
۸۲۸۔ ام کلثوم بنت سلیمان صاحب ”
۸۲۹۔ محمد لبے صاحب ”
۸۳۰۔ سید محی الدین احمد صاحب بی اے رانچی
۸۳۱۔ بنی اختر صاحب ”
۸۳۲۔ عبدالحمید صاحب کالی پور
۸۳۳۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیالکوٹ
۸۳۴۔ مہر نتھو صاحب ”
۸۳۵۔ مہر مہتاب صاحب ”
۸۳۶۔ رحمت اللہ صاحب مصر
۸۳۷۔ مہر دین صاحب ”
۸۳۸۔ احمد دین صاحب ”

۸۳۹۔ اہلیہ رحمت اللہ صاحب مصر
۸۴۰۔ چوہدری حیات محمد صاحب نجیب آباد
۸۴۱۔ چوہدری خدا بخش صاحب نجیب آباد
۸۴۲۔ چوہدری نبی بخش صاحب ”
۸۴۳۔ چوہدری شاہ محمد صاحب ”
۸۴۴۔ چوہدری محمد الدین صاحب ”
۸۴۵۔ چوہدری محمد الدین صاحب ثانی ”

۸۴۶۔ چوہدری چراغ دین صاحب جہلم
۸۴۷۔ چوہدری لعل دین صاحب ”
۸۴۸۔ چوہدری حیات محمد صاحب ”
۸۴۹۔ چوہدری سراج الدین صاحب ”
۸۵۰۔ چوہدری محمد شریف صاحب ”
۸۵۱۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب ”
۸۵۲۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ”

ماہ اگست ۱۹۲۲ء

۸۵۳۔ محمد امین صاحب ملتان
۸۵۴۔ کریم خاتون صاحبہ ”
۸۵۵۔ حیات خاتون صاحبہ ”
۸۵۶۔ حکیم احمد حسین خاں صاحب حیدرآباد
۸۵۷۔ ملک محمد شفیع صاحب سیالکوٹ
۸۵۸۔ بابو گل محمد صاحب کراچی
۸۵۹۔ چوہدری محمد الدین صاحب گوجرانوالہ
۸۶۰۔ محمد حسین صاحب گھوکھڑ
۸۶۱۔ نور احمد صاحب ”
۸۶۲۔ حسن محمد صاحب ”
۸۶۳۔ عائشہ بی بی صاحبہ ”
۸۶۴۔ آمنہ بی بی صاحبہ ”
۸۶۵۔ اللہ دتا صاحب ”
۸۶۶۔ اللہ داد صاحب ”
۸۶۷۔ خواجہ عبدالرشید صاحب سرگودہا
۸۶۸۔ بابو عبدالغنی صاحب منٹگمری
۸۶۹۔ عائشہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۸۷۰۔ محمد علی صاحب ”
۸۷۱۔ احمد علی صاحب ”
۸۷۲۔ اشرف علی صاحب ”
۸۷۳۔ آمنہ بی بی صاحبہ ”
۸۷۴۔ اللہ بخش صاحب راسلہ گھر شاہپور
۸۷۵۔ نور الدین صاحب جالندھر
۸۷۶۔ چوہدری عطا محمد خان صاحب سیال شاہ پور

۸۷۷۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب لائل پور
۸۷۸۔ حسن محمد صاحب سندھ
۸۷۹۔ برکت بی بی صاحبہ ”
۸۸۰۔ روشن دین صاحب سیالکوٹ
۸۸۱۔ فاطمہ بی بی صاحبہ ”
۸۸۲۔ نور عبداللہ صاحب راولپنڈی
۸۸۳۔ سید حسن شاہ صاحب نمبردار جہلم
۸۸۴۔ شیخ دل محمد صاحب اٹلیہ
۸۸۵۔ نبی بخش صاحب شیخوپورہ
۸۸۶۔ کرم بی بی صاحبہ ”
۸۸۷۔ برکت علی صاحب ”
۸۸۸۔ فاطمہ بی بی صاحبہ ”
۸۸۹۔ نواب بی بی صاحبہ ”
۸۹۰۔ زینب بی بی صاحبہ ”
۸۹۱۔ عائشہ بی بی صاحبہ ”
۸۹۲۔ عنایت اللہ صاحب ”
۸۹۳۔ بشیر احمد صاحب ”
۸۹۴۔ اہلیہ صاحبہ محمد ابراہیم گجرات
۸۹۵۔ غلام محی الدین صاحب ”
۸۹۶۔ گلاب علی صاحب ہزارہ
۸۹۷۔ امیر خاں صاحب ”
۸۹۸۔ شیر علی صاحب ”
۸۹۹۔ سید فضل محمد شاہ صاحب ہوشیارپور
۹۰۰۔ نذیر احمد خان صاحب ملتان

(باقی آئندہ)

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تریاق چشم ۱۲/۱۲

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں۔ یا آنکھوں کے چھپر گل گئے ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں آشوب یا زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں) چھایا رہتا ہو یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس کے اجزاء نہایت لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔

تریاق چشم کی تصدیق ہم سے پیشتر کئی بار بذریعہ اخبار الفضل ایڈیٹران اخبار نور و رسالہ تشحیذ الاذہان و ڈاکٹران یعنی سب اسسٹنٹ سرجنان و صاحب سول سرجن بہادر۔ و کئی معززین سپرنٹنڈنٹ و مجسٹریٹان و تاجران و دیگر معززین کے سارٹیفکیٹوں سے درج اخبار مذکور کر کے پبلک پر ظاہر کر چکے ہیں۔

تریاق چشم کا ہر گھر میں حفظ ماتقدم کے طور پر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ خصوصاً موسم گرما میں تو شیر خوار بچوں کی آنکھیں [illegible] ابل آتی ہیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ (۵) علاوہ محصولڈاک [illegible] بذمہ خریدار ہو گا۔

المشتہر

خاکسار مرزا احمد بیگ احمدی موجد تریاق چشم
ساکن گڈھی شاہو ضلع گجرات (پنجاب)

دوستوں کے فائدہ کی بات ۵/۱۲

عام خلق اللہ کی ہمدردی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے صرف ایک ماہ کیلئے یہ رعایت منظور کی ہے۔ کہ ہمارا نہایت مجرب سرمہ جو آنکھوں کی تقریباً تمام بیماریوں کیلئے فائدہ بخش ہونے کے علاوہ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر ہے۔ پانچ روپے تولہ کے حساب سے جو اصحاب بذریعہ منی آرڈر رقم پیشگی بھیجکر منگائینگے بشرطیکہ تولہ سے کم نہ منگائیں۔ ان کو محصولڈاک معاف کر دینے کے علاوہ ایک نہایت مجرب زود اثر اور بالکل آسان نسخہ مقوی مفت نذر کیا جائیگا جو ہمارے مطب کا خاص نسخہ ہے۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی ضلع سرگودہا

مایوس مت ہو

اگر آپ کسی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور خواہ آپ کی مرض کتنی ہی پرانی ہے جس کا آپ علاج کر کے تھک چکے ہیں۔ توجہ سے بذریعہ مفصل تحریر علاج کرا دیں۔ میں ہر ایک مرض نئی ہو یا پرانی سب کا بالعموم اور جملہ امراض مردوں و مستورات نیز بواسیر بادی دمہ۔ کھانسی پیچش۔ مروڑ۔ سنگرہنی۔ امراض اطفال و معدہ و جگر و گردہ وغیرہ کا بالخصوص اپنے خاندانی اور اپنے ۳۰ سالہ ذاتی تجربات سے نہایت مجرب اور شرطیہ علاج کرتا ہوں۔ اور سر دست بغرض [illegible] امراض کے لئے اجرت ۲؍ فی کس مقرر ہے۔ [illegible] جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ لازمی ہے۔ فہرست دوا خانہ مفت طلب کریں۔

المشتہر

منیجر مجربات طبی حلقہ نمبر ۴ لدھیانہ (پنجاب)

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور و معروف ہر دلعزیز خضاب ایسا مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبو دار و بے ضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرماویں۔ ہم بفضلہ دروغگوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق عذاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔

قیمت فی شیشی یک اونس معہ برش ۹ر علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت۔

احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

متبرک تحفہ ۱/۱۲

سونے چاندی کی انگوٹھیوں پر لگانے کے لئے سرخ یا سبز یا نیلے رنگ کے چھوٹے سے ہشت پہلو بیلدار نگینہ پر الیس اللہ بکاف عبدہ یا کلمہ طیبہ سنہری یا سفید پائدار اور پختہ حروف میں ایسا خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ فی نگینہ آٹھ آنہ مع نام خریدار ایک روپیہ سورۃ قل ہو اللہ کا نگینہ ایک روپیہ مع نام محصول آٹھ نگینوں تک ۲ر اشتہار کے خلاف ہوں تو واپس کر لیں

منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت

ماہ اکتوبر کا ریویو آف ریلیجنز اردو قابل دید ہوگا۔ کیونکہ اس میں اسلام۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ۔ شیعہ۔ غیر احمدی ہر مذہب کے متعلق ایک مضمون ہے۔ اور بہت سے شذرات خزینہ معارف و معلومات ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

نائب وزیر ہند کی آمد بمبئی - ۱۵ ستمبر - ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند آج صبح کو جہاز قیصر ہند پر بمبئی پہونچے - ایسوسی ایٹیڈ پریس کے ایک نمایندہ سے دوران ملاقات میں انہوں نے بیان کیا کہ انکا یہ سفر بالکل پرائیویٹ اور غیر سرکاری ہے - اس لئے انہوں نے کسی معاملہ پر اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا - وہ آج سہ پہر کو پونہ روانہ ہو گئے - ان کے ساتھ سر جوزف مارلی سابق انسپکٹر جنرل پولیس آئرلینڈ بھی آئے ہیں -

گورنر پنجاب ملتان میں ملتان - ۱۴ ستمبر - ہز اکسیلنسی گورنر صاحب پنجاب آج صبح ملتان پہونچے - اور شفاخانہ کا معائنہ کیا جہاں زخمی پڑے ہوئے ہیں - اس کے بعد ٹاؤن ہال گئے یہاں بھی ہندو مسلمان مجروحین پڑے ہوئے تھے - ان سے ہمدردی کا اظہار کیا - اس کے بعد مقامات فساد کا معاینہ کیا -

کرپان فراہم کرنے کے متعلق شکایات شملہ ۱۴ ستمبر - حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۸ جولائی کو گنڈا سنگھ ساکن ضلع سیالکوٹ نے اپنی بیوی کو کرپان سے قتل کرنے کی کوشش کی تھی - جو ۲ فٹ ۹-۱ انچ لمبی تھی - ۲۴ اگست کو صنت سنگھ گنڈ داد اور نیتو کے درمیان موضع لوہان ضلع سیالکوٹ میں جھگڑا ہوا - صنت سنگھ نے اپنی کرپان سے مخاصمین پر حملہ کیا - اور دونوں کو اس نے مجروح کیا - چنانچہ نیتو ان ضربات سے مر گیا -

اکالیوں کی زدوکوب بند امرتسر - ۱۴ ستمبر - اکالیوں کو زدوکوب کرنا بند کر دیا گیا ہے - ۱۴ ستمبر کو ۱۲-۱ اکالی گرفتار کئے گئے ہیں - کیونکہ وہ گورو کے لنگر کے لئے لکڑی کاٹنے پر زور دے رہے ہیں -

ایک امریکن مشنری کا قتل بمبئی - ۱۴ ستمبر - اطلاع ملی ہے کہ ریورنڈ گیٹس امریکن مشنری ۱۱ ستمبر کو بیجاپور میں قتل کر ڈالے گئے - پولیس نے ایک مسلمان کو گرفتار کیا ہے - مسٹر گیٹس نے شولاپور مشن میں ۳۴ سال تک کام کیا - اور ان کی عمر ۷۰ سال تھی - مسٹر گیٹس بیجاپور میں مقامی مشن کے مالک مکان سے کرایہ کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کی غرض سے آئے تھے - جس کے متعلق مسلمان زمیندار سے سخت تنازع تھا - جو ایک نہایت چالاک شخص ہے - ۷ ستمبر کو دس بجے رات کے وقت وہ نئے مکان کی تلاش میں جا رہے تھے - تو زمیندار مذکور نے انپر اور مسس فلیچر مشنری لیڈی پر بھی حملہ کیا - موخر الذکر کو سخت ضربات نہیں پہونچیں - لیکن مسٹر گیٹس جانبر نہ ہو سکے -

لڑائی میں کرپان کا استعمال شملہ - ۱۵ ستمبر - حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ موضع کوٹلہ ضلع سیالکوٹ میں ۲۹ اگست ۱۹۲۲ء کو عنایت بیگ اور کرتار سنگھ اور لابھ سنگھ کے درمیان مواشی کی مداخلت بے جا پر جھگڑا ہو گیا - ہر ایک جماعت کی حمایت میں دیہاتی آ گئے - لڑائی میں لبنت سنگھ کی کرپان سے غوث محمد اور سردار شاہ زخمی ہوئے -

ایڈیٹر زمیندار کے خلاف بغاوت کا مقدمہ معلوم ہوا ہے کہ قاضی مجسٹریٹ دہلی صاحب ایڈیٹر زمیندار اور لالہ ڈوگرمل پرنٹر و پبلشر زمیندار کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے ہیں -

گورو کے باغ میں پولیس کی زیادتی کی تحقیقات شملہ - ۱۷ ستمبر - ایچ - ڈی کریک چیف سکرٹری حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گورو کے باغ میں پولیس کی بیان کردہ زیادتیوں کے بارے میں مسٹر مرسر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج اس بارے میں ان تمام خاص اور حتمی شکایات کی تحقیقات کرینگے - جو ان کے علم میں لائی جائیں گی - اس قسم کی شکایات کے متعلق اگر کسی شخص کو کچھ معلوم ہو تو اس سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مسٹر مرسر کو سرکٹ ہوس امرتسر میں اطلاع کر دیں -

ہندوؤں کی حفاظت کیلئے خاص سبھاؤں کا قیام شملہ - ۱۵ ستمبر - آنریبل مہاراجہ ننداچندر نندی - آنریبل مسٹر لالہ سکھبیر سنہا - جی - ایس کھاپرڈے اور لالہ گردھاری لال ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کی طرف سے اتوار کے روز ہندوستان کے ان تمام چیدہ چیدہ ہندوؤں کا ایک بے ضابطہ جلسہ کیا گیا ہے - جو ان دنوں شملہ میں مقیم ہیں - تا کہ پنجاب اور صوبہ سرحد اور ملیبار کے ہندوؤں کی بالخصوص اور ملک کے دیگر حصص کے ہندوؤں کی بالعموم حالت پر غور کیا جائے - اور تمام ہندوستان کے ہندوؤں کو ایک سلسلہ میں منسلک کرنے کیلئے ضروری کارروائی کی جائے - اور ہر صوبہ میں اس غرض کے لئے عارضی کمیٹیاں مقرر کی جائیں -

مسٹر داس امرتسر میں مسٹر سی - آر - داس صدر منتخب انڈین نیشنل کانگرس بروز اتوار دس بجے صبح پہونچے

ہندوستان کا آئندہ بجٹ شملہ - ۱۴ ستمبر - بنگالی رقمطراز ہے - کہ ہندوستان کے آئندہ بجٹ میں ۱۵ کروڑ روپیہ کا خسارہ ہوگا - اور سر مالکم ہیلے ٹیکسوں کی تجویز سے پیشتر انچکیپ کمیٹی کی سفارشات کا انتظار کریں گے - غالباً تخفیف مصارف کے خیال سے فوجی دفاتر شملہ میں مستقل طور پر قائم کر دئے جائیں گے -

حادثہ گورو کا باغ اور حکیم اجمل خاں صاحب دہلی - ۱۵ ستمبر - حکیم اجمل خاں صاحب نے اکالیوں کی بے چینی کے متعلق اخبارات کے نام ایک خط میں مسٹر بیٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پولیس کے سپاہیوں پر الزام لگاتے ہیں - اور ان کے سلوک کو شرمناک اور انسانیت سوز قرار دیتے ہیں

دہلی میں یتیم لڑکیوں سے ناروا سلوک دہلی - ۹ ستمبر - دہلی میں آجکل بردہ فروشی کا نہایت زور ہے معلوم ہوا ہے کہ بعض گندم نما جو فروش آدمی جو بظاہر بڑے مہاتما کا روپ بنائے ہوتے ہیں گردونواح کے گاؤں میں جاتے ہیں اور غریب یتیم لڑکیاں کو اس بہانے سے لے آتے ہیں کہ ان کو یتیم خانوں میں رکھا جائیگا - یہ بدمعاش یا تو ان لڑکیوں کو پوشیدہ طور سے فروخت کر دیتے ہیں - اور یا بداخلاقی کے مطلب کیلئے ان کو پرورش کرتے ہیں - بعد مدت کے بعض بازاری پالیس نے ایسے دو واقعات کی اطلاع دی ہے امید ہے کہ اور بھی ایسے واقعات جلد ظہور پذیر ہو جائینگے - یہ حالات نہایت شرمناک ہیں -

غیر ممالک کی خبریں

کمالیوں اور یونانیوں میں جنگ

ترکی سنگینوں سے شرائط صلح کا تصفیہ ہوگا

لنڈن ۲۰ ستمبر (اسٹیٹسمین کا خاص تار) ترکی احرار کی اتحادیوں کو چشم نمائی اور اس امر کی دھمکی سے کہ وہ درہ دانیال اور شاخ طلاء کو بند کر دینگے سیاسی حلقوں میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے قسطنطنیہ میں انگریزی فوجیں صرف ۵ ہزار سے زیادہ نہیں ہیں۔ مجوزہ جنگی بیڑے کے مظاہرات قطعی بے سود ہونگے اس لئے کہ جدید ترکی توپیں استقدر زبردست ہیں۔ کہ وہ جنگی جہازوں کی توپوں سے زیادہ مار رکھتی ہیں تازہ ترین مراسلات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شرائط صلح کا تصفیہ ترکی سنگینوں کی نوکوں سے کیا جائیگا۔

ترکی شرائط صلح میں گنجائش ترمیم نہیں

اخبار "ایکو ڈی پیری" جس کے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی حکومت کا ترجمان ہے۔ بیان کرتا ہے کہ ترکان احرار کے مطالبات اس قسم کے ہیں۔ کہ ان میں ترمیم کی گنجائش ہی نہیں۔

حکومت فرانس ترکوں کے موافق ہے

لندن ۱۱ ستمبر۔ فرانسیسی وزارت کے ایک جلسہ میں یہ طے پایا کہ ترکوں کے ساتھ فرانس کو اتحاد کر لینا چاہیئے۔ اور کمال پاشا کے مطالبات کو قسطنطنیہ اور تھریس وایڈریانوپل کی بابت بخوشی منظور کر لینا چاہیئے لیکن لندن کے سرکاری حلقوں میں ابھی فرانس کی اس تجویز کے متعلق کوئی رائے نہیں ظاہر کی جاتی۔

ترکوں کے خلاف یونانیوں کا پروپیگنڈا

لندن ۱۴ ستمبر۔ سمرنا سے براہ راست خبریں موصول نہیں ہوئیں لیکن کمالیوں کی زیادتی کی ہولناک اطلاعیں زیادہ تر ایتھنز سے موصول ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ ایک یونانی اخبار نویس جو ابھی پیریئس پہنچے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ کمالیوں نے یونانی اور ارمنی مختاران مطلق کو شمشیر کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اور تقریباً ۲۰۰۰ یونانی سپاہیوں کو تہ تیغ کر دیا ہے۔ اور ان کی لاشوں کو سمندر میں پھینکدیا ہے۔ دیگر ذرائع سے ابھی ان واقعات کی تصدیق نہیں ہوئی۔

سمرنا کی حالت اور اطالی جنگی جہاز

روما ۱۴ ستمبر۔ سمرنا میں خوفناک آگ لگی ہوئی ہے یونانی اور ارمنی محلے تباہ ہو گئے ہیں آگ دوسرے رقبوں میں بھی پھیل رہی ہے۔ ایطالی بندرگاہ میں ایطالیوں کو جہاز پر سوار کرا رہے ہیں حکومت اطالیہ اور طبی ذخائر سے بھر کر جہازات بعجلت تمام بھیج رہی ہے۔ اور سمرنا میں جنگی جہازات کے اجتماع کا حکم دیا ہے۔

خدیو مصر کا برطانیہ کے خلاف مقدمہ

ولایت کی ایک خبر ہے کہ برطانیہ کی عدالت میں سابق خدیو مصر کی طرف سے ایک مقدمہ دائر ہونے والا ہے۔ سابق خدیو مصر عباس حلمی پاشا جو گذشتہ جنگ میں معزول کئے گئے تھے۔ نالش کریں گے کہ ان کی جائداد حکومت برطانیہ نے سلطان مصر کے حوالہ کر دی جو بیقاعدہ کارروائی ہے

ترکی افواج کو یورپ جانے کی ممانعت

برطانی بیڑے کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ کسی فوج کو یورپ جانے یا ترکی افواج کو یورپ لیجانے کی کسی جہاز کو اجازت نہ دی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رومانی اور سردی حکومتیں ترکوں کے واپس تھریس آجانے کو بڑے خطرہ کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں۔

بقیہ یونانی فوج بھاگ رہی ہے

قسطنطنیہ ۱۶ ستمبر۔ ترکان احرار یونانی فوج کی تیسری کور کے باقی ماندہ سپاہیوں کا تعاقب کئے چلے جا رہے ہیں۔ جو بندر رمہ کی جانب پسپا ہو رہی ہے جہاں پر جنگی جہازوں کی حفاظت میں انہیں سوار کیا جا رہا ہے۔ اہل سرکیشیا اور یونانیوں نے مچالسین کو آگ لگا دی ہے۔ افواج اناطولیہ روڈ ستو اور دیموٹیکا کے اضلاع میں لوٹ مار کر رہی ہیں۔

انگورا کا پیغام باشندگان قسطنطنیہ کے نام

پیرس ۱۶ ستمبر۔ انگورا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مجلس عظمیٰ نے باشندگان قسطنطنیہ کے نام ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے جس میں انہیں تاکید کی ہے۔ کہ ترکان احرار کی فوج ظفر موج کی مداخلت کا انتظار کریں۔ اور کسی انقلابی تحریک وغیرہ میں شامل نہ ہوں۔

ترکان احرار کی شرائط صلح

پیرس ۱۶ ستمبر۔ ترکوں نے ہنگامی صلح کے لئے مصرحہ تحت زبردست شرائط پیش کی ہیں۔ (۱) یونانی غیر مشروط طور پر تمام مقبوضہ علاقہ مع افواج وسامان حرب ترکوں کو واپس کر دیں۔ (۲) یونانی ایشیائے کوچک اور تھریس پر ترکوں کی کامل سیادت تسلیم کریں۔ اور اس کے متعلق اپنی خواہشات سے دست بردار ہو جائیں۔ (۳) یونانی ترکوں کے تمام نقصانات کی تلافی اور ترکوں کے تمام اخراجات جنگ پورے کریں۔ (۴) یونانی ان تمام اشخاص کو ترکوں کے حوالے کر دیں۔ جنہوں نے جنگ کے دوران میں مظالم کا ارتکاب کیا ہے۔

برلن کے ترکوں کو واپسی کا حکم

برلن۔ یو کلان زیجر کی رپورٹ ہے کہ برلن کے ترک باشندوں کو حکم پہنچا ہے۔ کہ رضا کار فوج میں شریک ہونے کی غرض سے ترکی واپس پہنچنے کے لئے تیار رہیں

روسیوں کی امداد ترکوں کو

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ بالشویکوں نے یہ سمجھکر کہ اگر ترکوں اور یونانیوں کی صلح ہو گئی تو بالشویک اتحادیوں کے مقابلہ میں اکیلے دشمن رہ جائیں گے۔ ترکان احرار کی دوستی حاصل کرنے کے لئے رضا نور بے سفیر حکومت انگورہ کو ماسکو سے انگورہ روانہ کیا۔ تاکہ وہ حکام انگورہ کے سامنے بالشویکوں کی مالی اور جنگی امداد پیش کریں اور بندرگاہ سمسون پر بہم ہتھیار جو جرمنی کے ساختہ ہیں پہنچ چکے ہیں۔

غیر جانبدار علاقوں کا احترام

قسطنطنیہ کے اتحادی کمشنروں کو فہمائش کی گئی ہے کہ وہ کمال پاشا کو مطلع کر دیں۔ کہ غیر جانبدار خطوں کا احترام لابدی ہے لیکن کمالیوں کی بھڑکی ہوئی طبیعت

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)